

تاریخچہ

مسجد جمکران مقدس



مسجد جمکران تحقیقاتی ادارہ

[Next Page](#)

نام کتاب مسجد مقدس جمکران کی مختصر تاریخ

مؤلف دامتہ تحقیقات مسجد مقدس جمکران

ناشر اشاعت مسجد مقدس جمکران

تعداد ۵۰۰۰ (پانچ ہزار)

مطبوعہ اعتماد پریس

نوبت اول

جملاً حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

[Previous Page](#)

[Next Page](#)

مسجد حکبران کی داستان

حکبران کی مقدس و پر سکون مسجد کی بنیاد گزاری کی داستان کو شیعوں کے بڑے بڑے محدثین و مورخین نے اپنی کتابوں میں جناب حسن بن شاذان حکبرانی سے جو کہ درست اندیش نیک کردار صاحب اہل بیت تھے، اس طرح نقل کیا ہے۔

۳۳۰ھ ق ۷ رمضان المبارک شعل کی شب تھی، میں حکبران گاؤں میں اپنے گھر سو رہا تھا، ادھی رات گزر چکی تھی کہ چنانک کچھ لوگ میری سرانے میں وارو ہوئے، مجھے نیند سے بیدار کیا اور کہنے لگے حسن اٹھو! اور اپنے مولا حضرت مہدی (ع) الزمان کی آواز پر بیکہ کہو،

میں اٹھا تاکہ خود کو بیدار کے لئے آمادہ کروں، میں نے کہا: اتنی مہلت دیجئے کہ لباس پہن لوں، تاہنکی اور سراسنگی کی حالت میں پہننے کے لئے، لباس اٹھایا، انہوں نے آواز دی، حسن اس لباس کو نہ پہنو، یہ تمہارا نہیں ہے، میں نے اسے رکھ دیا اور اپنا لباس پہن لیا، اس کے بعد پانجامہ اٹھایا کہ پھرنڈ آئی یہ پانجامہ بھی تمہارا نہیں ہے، اپنا پانجامہ اٹھاؤ، اسے بھی میں نے رکھ دیا اور دوسرا لباس پہنا،

اس کے بعد دروازہ کھولنے کے لئے میں کلید تلاش کرنے کا سہرا آواز آئی، حسن دروازہ کھلا ہوا ہے، جب میں دروازہ چلا یا تو بزرگوں کی ایک جماعت کو دیکھا، سلام کیا انہوں نے بھی گرم جوشی اور محبت کے ساتھ جواب دیا اور میری تمہین کی، انہوں نے میری اس جگہ کی طرف راہنمائی کی جہاں اس وقت مسجد حکبران ہے، جب میں نے غور سے دیکھا تو وہاں ایک تخت نظر آیا کہ جس پر بہترین چادر چھی اور فاخرہ گاؤں لگیے گئے تھے،

مسجد حکبران کی داستان

حکبران کی مقدس و پر سکون مسجد کی بنیاد گزاری کی داستان کو شیعوں کے بڑے بڑے محدثین و مورخین نے اپنی کتابوں میں جناب حسن بن شاذان حکبرانی سے جو کہ درست اندیش نیک کردار صاحب اہل بیت تھے، اس طرح نقل کیا ہے۔

۳۳۷ھ ق ۷ رمضان المبارک شعل کی شب تھی، میں حکبران گاؤں میں اپنے گھر سو رہا تھا، ادھی رات گزر چکی تھی کہ چنانک کچھ لوگ میری سرانے میں وارو ہوئے، مجھے نیند سے بیدار کیا اور کہنے لگے حسن اٹھو! اور اپنے مولا حضرت مہدی (ع) الزمان کی آواز پر بیکہ کہو،

میں اٹھا تاکہ خود کو بیدار کے لئے آمادہ کروں، میں نے کہا: اتنی مہلت دیجئے کہ لباس پہن لوں، تاہنکی اور سراسنگی کی حالت میں پہننے کے لئے، لباس اٹھایا، انہوں نے آواز دی، حسن اس لباس کو نہ پہنو، یہ تمہارا نہیں ہے، میں نے اسے رکھ دیا اور اپنا لباس پہن لیا، اس کے بعد پانجامہ اٹھایا کہ پھر نڈا آئی یہ پانجامہ بھی تمہارا نہیں ہے، اپنا پانجامہ اٹھاؤ، اسے بھی میں نے رکھ دیا اور دوسرا لباس پہنا،

اس کے بعد دروازہ کھولنے کے لئے میں کلید تلاش کرنے کا سہرا آواز آئی، حسن دروازہ کھلا ہوا ہے، جب میں دروازہ چلا یا تو بزرگوں کی ایک جماعت کو دیکھا، سلام کیا انہوں نے بھی گرم جوشی اور محبت کے ساتھ جواب دیا اور میری تمہین کی، انہوں نے میری اس جگہ کی طرف راہنمائی کی جہاں اس وقت مسجد حکبران ہے، جب میں نے غور سے دیکھا تو وہاں ایک تخت نظر آیا کہ جس پر بہترین چادر چھی اور فاخرہ گاؤں لگیے لگے تھے،

اس تخت پر ایک باوقار تیش ساہوکار بیٹھا تھا، اس مہلک بساط پر ان کے پاس
 ہی ایک سن رسیدہ بزرگوار بھی بیٹھے جو ان کے سامنے ایک کتاب پڑھ رہے تھے اور
 عین اسی وقت ان کے اطراف میں ساٹھ آدمیوں سے زیادہ کہ جن میں سے بعض نے سفید
 اور بعض نے سبز لباس پہن رکھے تھے نماز و دعا میں مشغول تھے۔
 (مجھے یہ محسوس ہوا کہ وہ جو ان امام زمانہ علیہ السلام ہیں اور وہ بزرگوار حضرت
 خضر علیہ السلام ہیں)

حضرت خضر علیہ السلام نے مجھے بیٹھنے کے لئے فرمایا : اس وقت امام زمانہ نے
 فرمایا : حسن ! تم اس زمین کے کاشتکار حسن بن مسلم کے پاس جاؤ اور اس کے کہو
 کہ تم پانچ سال سے اس زمین میں کھیتی کر رہے ہو لیکن ہم اسے خراب کر دیتے ہیں یہ
 زمین بہت اچھی ہے اور خدا نے اسے برگزیدہ کیا اور اسے سرفراز کیا ہے اس سال
 بھی تم اس میں کھیتی کرنا چاہتے ہو حالانکہ اس کا تمہیں حق نہیں ہے۔ اس زمین
 سے ابھی تک تم نے جتنا فائدہ اٹھایا ہے اسے واپس کرو تاکہ اس جگہ مسجد بنائیں۔
 اس غلط کام کی سزا میں، جو کہ تم نے انجام دیا اور اس زمین کو اپنی زمین
 میں شامل کیا، تمہارے دو بیٹے لے لئے لیکن تمہیں ہوش نہیں آیا اگر اب ایسا کرو گے
 تو خدا کی طرف سے تمہیں ایسی سزا ملے گی جس کے بارے میں تم نے سوچا بھی نہ ہوگا۔
 میں نے آپ کی دل نشین باتیں سن کر عرض کی، اے میرے آقا و مولا اس
 پیغام کے لئے میرے پاس کوئی علامت ہونی چاہیے کیونکہ علامت کے بغیر لوگ میری
 بات کو قبول نہیں کریں گے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا : ہم یہاں ایک نشانی چھوڑ جائیں
 گے جو تمہاری بات کی تصدیق کرے گی، تم جاؤ اور ہمارا پیغام پہنچا دو!

[Previous Page](#)

[Next Page](#)



مسجد بکران کاشانی دروازہ



مسجد کے قبة کا اندرونی منظر

[Previous Page](#)

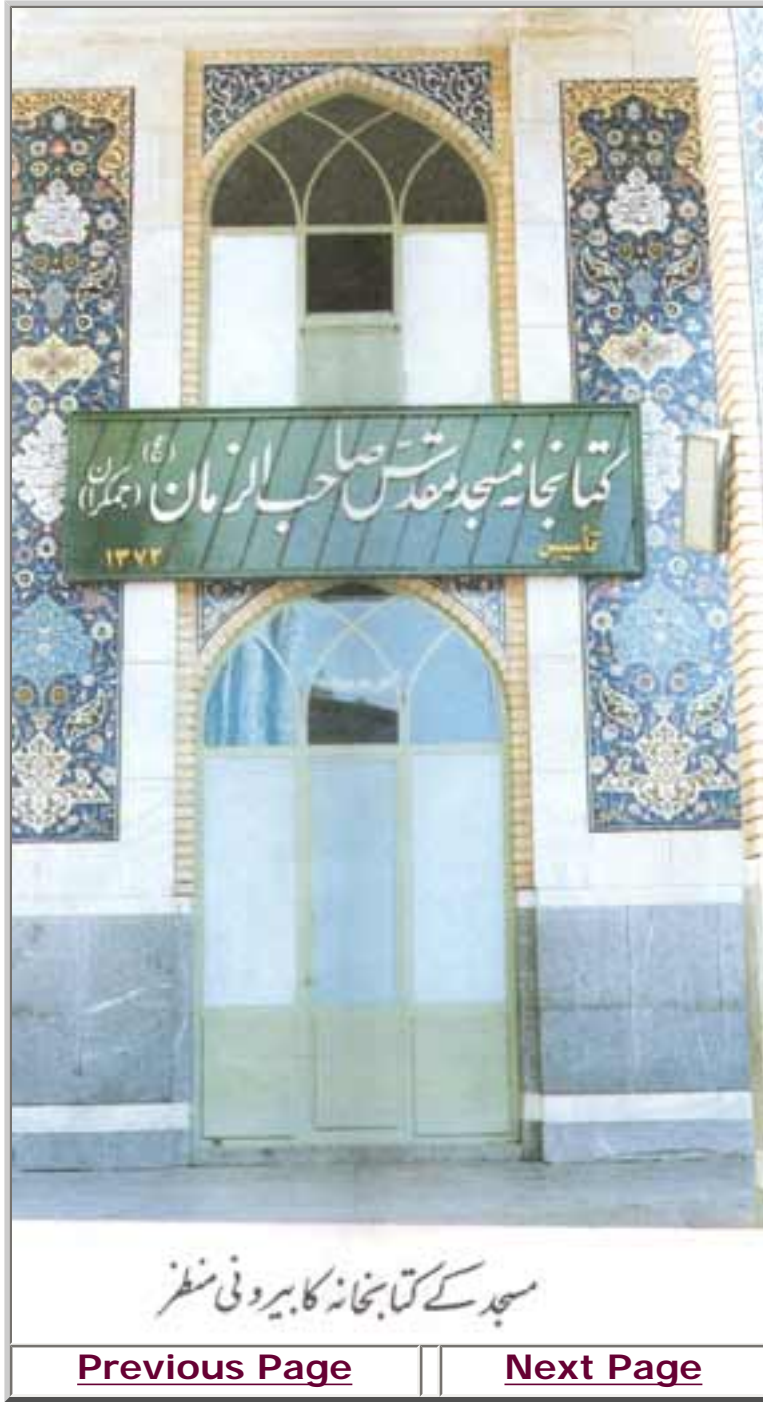
[Next Page](#)



مسجد کے شمالی رواق کا منظر

[Previous Page](#)

[Next Page](#)





سنگ مرے مرین مسجد کا اندرونی منظر

[Previous Page](#)

[Next Page](#)



مسجد کا نقش و نگار شدہ محراب

[Previous Page](#)

[Next Page](#)

<u>Previous Page</u>	<u>Next Page</u>



مسجد کے اندرونی حصہ میں نقش و نگار کا منظر

[Previous Page](#)

[Next Page](#)



مسجد جنگراں

[Previous Page](#)

[Next Page](#)

مسجد حبران کی بنیاد کا حکم

اس کے بعد فرمایا: پہلے سید ابوالحسن کے پاس جاؤ تاکہ وہ تمہارے ساتھ آئیں اور اور حسن بن مسلم کو بلائیں اور چند سال کا نافع ان سے وصول کریں اور مسجد کی تعمیر میں خرچ کریں اور بقیہ منارج کے لئے «رہتی» جو کہ «دارو حال» میں ہماری ملکیت ہے اسے لائیں اور مسجد کی تعمیر کو مکمل کریں «قریۃ رہتی» کا نصف حصہ ہونے اس مسجد کے لئے وقف کیا ہے، ہر سال اس کی آمد لائیں اور مسجد کے امور میں خرچ کریں۔

مسجد حبران کے آداب

گوگوں سے کہو کہ وہ اس جگہ آئیں اور اس کو محترم سمجھیں اور یہاں چار رکعت نماز پڑھیں

۱۔ پہلے دو رکعت تحیت مسجد کی نیت سے پڑھیں، نماز کا طریقہ یہ ہے، سورۃ حمد کے بعد ہر رکعت میں سات مرتبہ سورۃ اہلاص «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» پڑھیں اور رکوع و سجود کے ذکر کو بھی سات مرتبہ ادا کریں۔

۲۔ مسجد کی نماز تحیت سے فراغت کے بعد دو رکعت نماز «صاحب الامر» کی نیت سے پڑھیں اور اس کا طریقہ یہ ہے: نیت کے بعد سورۃ حمد شروع کریں اور «وَأَيُّكَ نَعْبُدُ وَأَيُّكَ نَسْتَعِينُ» تک پڑھیں اور اسی جملہ کو سات مرتبہ پڑھیں اور اس کے بعد سورۃ حمد تمام کریں اور اس کے بعد ایک مرتبہ سورۃ اہلاص «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» پڑھ کر رکوع میں جائیں اور رکوع و سجود کے ذکر کو سات بار دہرائیں اور دوسری رکعت کو بھی اسی طرح پھالائیں۔

نماز تمام کرنے کے بعد ایک تہلیل (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) کہیں اس کے بعد تسبیح جناب خاتمہ تہرا «سلام اللہ علیہا» پڑھیں اور پھر سجدہ میں جائیں اور

شومرتبہ پیغمبر اور آپ کی آل پر درود بھیجیں۔
 اس کے بعد امام علیؑ نے فرمایا: جو شخص اس جگہ دو رکعت نماز پڑھے گا
 اس کی مثال ایسی ہے جیسے اس نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے۔
 میں یہ غام پہنچانے کی فرض سے چلا ابھی کچھ دور نہیں چلا تھا کہ مجھے دو بارہ
 طلب کیا اور فرمایا: حسن: جعفر کا شافی چرواہے کے گلہ میں ایک پربل ابلق بکری
 ہے اس میں سیاہ و سفید کی سات علامتیں ہیں، ایک طرف تین علامتیں ہیں اور
 دوسری طرف چار ہیں، تم لوگوں کی مدد سے اپنے ذاتی پیسے سے اس بکری کو خرید لو
 اور کل رات اسے یہاں لاکر ذبح کرو بدھ کے دن ۱۸ رمضان کو اس کا گوشت
 بیماروں میں تقسیم کرو کہ خدا اس گوشت کے وسیلے سے انھیں شفا عطا کرے گا۔
 یہ علامتیں سننے کے بعد میں اپنے گھر کی طرف پلٹا پوری رات فکر میں گزار گئی
 یہاں تک کہ صبح نمودار ہوئی میں نے نماز ادا کی اور اپنے فریضہ کی انجام دہی کا آغاز کیا
 چونکہ ہمارا مقصد داستان کا خلاصہ بیان کرنا ہے اس لئے حسن بن مسلمہ کی
 زبانی نقل کئے جانے والے قصہ سے چشم پوشی کرتے ہیں خلاصہ یہ کہ حسن بن مسلمہ
 گزشتہ شب کا ماجرہ اپنے دوست علی بن منذر سے بیان کرتے ہیں اور وہ دونوں
 اس مقدس جگہ پر جاتے ہیں جہاں گزشتہ شب میں اسے لے گئے تھے معاینہ کے بعد
 ان علامات کو دیکھا کہ جن کے بارے میں امام زمانہ علیہ السلام نے فرمایا تھا اور وہ
 علامتیں عبارت ہیں زنجیروں اور کیلوں سے کہ جن کو نصب کر کے مسجد کی حدود
 کو معین کیا گیا تھا۔
 اس کے بعد وہ تم آتے ہیں «سید ابوالحسن» کی خدمت میں پہنچتے ہیں اور
 دیکھتے ہیں کہ وہ ان کے منتظر ہیں کیوں کہ گزشتہ شب خواب میں سارے واقعہ کی
 خبر دے دی گئی تھی۔

[Previous Page](#)

[Next Page](#)

پھر وہ باہم جھگڑانے جاتے ہیں درمیان راہ جعفر کا شافی چرواہے کا گلہ دیکھتے ہیں جیسے ہی حسن بن مشکہ گلہ کے پاس جاتے ہیں دیکھتے ہیں وہ بکری جس کی ملاقات امام زمانہ علیہ السلام نے فرمائی تھیں گلہ کے پیچھے پیچھے ان کی طرف آرہا ہے وہ بکری کو کھڑتے ہیں اور جعفر کے پاس جاتے ہیں تاکہ اس کی قیمت ادا کریں اور جعفر تعجب کے ساتھ قسم کھاتا ہے کہ میں نے آج تک اس بکری کو نہیں دیکھا تھا۔

اس طرح بکری کو اس جگہ لاتے ہیں جہاں لانے کا حکم ملا تھا ذبح کرتے ہیں، بیماروں کو دیتے ہیں کہ سب کو شفا نصیب ہوتی ہے۔ اس کے بعد مسجد جھگڑان کا نقشہ بناتے ہیں، اور اس کی بنیاد رکھتے ہیں اور ارواحال، کے اموال و منافع اور املاک سے چھت ڈالتے ہیں اور زنجیروں اور کیلوں کو جو کہ مخصوص انداز میں آراستہ تھیں د ابراہمن، اپنے گھر لے جاتے ہیں کہ جب بھی با عقیدہ و با اخلاص بیمار انھیں کپڑتے تھے خدا راضا سے شفا پاتے تھے۔

سید ابراہمن مرحوم کے انتقال کے بعد ان کے بیٹوں میں سے ایک بیمار ہو گیا اور شفا یابی کے لئے اس صندوق کے پاس گیا جس میں وہ زنجیر اور کیلوں تھیں تاکہ اس سے بدن مس کر کے خدا سے شفا طلب کرے لیکن دیکھا کہ صندوق خالی ہے، بہت تلاش کیا لیکن نہیں مل سکیں۔

حسن بن مشکہ جھگڑانی کے دیدار مسجد جھگڑان بنانے کا حکم، کی داستان، ہمارا انوار ج ۵۳ ص ۲۳۰، عبقری الحسان ج ۲ ص ۳۳۰، نورا ثقب ص ۲۳۰، الزام انصاف

ج ۲ ص ۵۵

مسجد جھگڑان
شعبہ تحقیقات
قم

[Previous Page](#)

[First Page](#)